Name : **Ghazala Fatma**

Topic : **(Urdu main Taneesi Tanqeed: Tahqeeqi-O-Tanqeedi Motalia)**

Dept. : **Deptt. of Urdu, Faculty of Humanities and Languages, Jamia Millia Islamia, New Delhi-25**

Supervisor : **(Prof. Nadim Ahmad)**

تانیثی تنقید ایک طرح کی ادبی تنقید ہے جس کا تانیثی ڈسکورس سے بڑا گہرا تعلق ہے۔ ہندوستان میں تانیثی تنقید کا وجود بہت کم ہے۔ مغرب کے حوالے سے دیکھا جائے تو اس کا تاریخی پس منظر بہت وسیع ہے۔ ابتدا میں تانیثی تنقید، ادب میں صرف عورتوں کی حالت اور اُن کے کردار و عمل کی عکاسی تک محدود تھی۔ لیکن وقت کے ساتھ ساتھ اس میں نمایاں تبدیلیاں رونما ہوئیں۔ ۹۰ کی دہائی میں جنس سے متعلق کچھ اہم تصورات فروغ پانے لگے اور یہی وہ وقت تھا جب تانیثی تنقید ایک نیا موڑ اختیار کرتی ہوئی نظر آتی ہے۔ اردو ادب میں تانیثی تنقید کے کچھ مقاصد ہیں جن میں تانیثی ادبی روایت کا قیام خاص ہے۔ جس کو بنیاد بنا کر ادبی تاریخ میں خواتین ادیبوں کے مقام کو واضح کیا جا سکے۔ تانیثی تنقید کے مقاصد میں یہ بھی شامل ہے کہ خواتین ادیباؤں کا اور ان کی تخلیقات کا مطالعہ تانیثی تناظر میں کیا جائے اور ادب میں جنس پسندی کے رجحان کو روکا جائے۔ تانیثی تنقید عورت کے جنسیت کے استحصال پر احتجاج کرتی ہے۔

تانیثی تنقید، مروج مرداساس معاشرے پر بھی اعتراض کرتی ہے۔ کیونکہ اس مرداساس معاشرے میں ہمیشہ سے مرد کو مرکزیت اور بالادستی حاصل رہی ہے اور عورت کو ہمیشہ کمزور اور مجبور سمجھا گیا۔ بعض تانیثی نقادوں کا خیال ہے کہ عورتوں کا سماج کے پدری نظام کی وجہ سے سماجی، سیاسی اور معاشی استحصال ہوتا آ رہا ہے۔ جس کی عکاسی ادب میں بھی کی جاتی ہے۔

تانیثی فکر و فلسفے اور تانیثی تنقید دونوں کا ایک دوسرے سے گہرا تعلق ہے۔ تانیثی فکر، سماجی و تہذیبی سطح پر جنسی تفریق کے خلاف ہے۔ عورت اور مرد کے لیے مساوی حقوق کی مانگ کرتی ہے۔ اسے تحریک نسواں کا بھی نام دیا گیا۔ بلکہ تانیثی تحریک کی بنیاد ہی اسی فلسفے پر قائم ہے۔ تانیثی فکر جہاں ادب کا حصہ بننے لگی وہیں ادب کی جانچ و پرکھ کے لیے بھی ایک خاص نقطۂ نظر وضع ہوا جسے ’تانیثی تنقید‘ کا نام دیا گیا۔

تانیثی تنقید کے موضوع پر عتیق اللہ، گوپی چند نارنگ، قمر رئیس، سید محمد عقیل رضوی، ضمیر علی بدایونی، شمس الرحمٰن فاروقی، ، کشور ناہید، فہمیدہ ریاض، قاضی افضال حسین، ابوالکلام قاسمی، مرزا خلیل احمد بیگ، یاسر جواد، وارث میر، سارہ شگفتہ، ترنم ریاض، شہناز نبی، ناصر عباس نیر، احمد سہیل، صغیر افراہیم، انور پاشا، فاطمہ حسن، مشتاق احمد وانی، آمنہ تحسین، ، ارجمند آرا، شبنم آرا، حمیرہ سعید، نسترن احسن فتیحی اور سیما صغیر وغیرہ کے مضامین و کتب شائع ہوئے ہیں۔ جس نے اردو میں تانیثی تنقید کے ساتھ ہی تانیثی تحریک کو مزید مستحکم کیا ہے۔

اپنی سہولت کے لیے میں نے اس مقالے کو پانچ ابواب میں تقسیم کیا ہے۔ پہلے باب کا عنوان ’’تانیثیت اور تانیثی تنقید کا مفہوم‘‘ ہے جس

کے تین ذیلی عنوان ہیں۔اس کے تحت تانیثیت اور تانیثی تنقید کا مفہوم دونوں کے فرق کو واضح کیا ہے اور تانیثیت کی مختلف قسموں کا ذکر کیا گیا ہے۔ دوسرا ضمنی عنوان ''تانیثی تنقید ایک نظریہ'' ہے۔تیسرا ضمنی عنوان ''اسلام میں حقوق نسواں کی تاریخ'' کے نام سے ہے۔جس میں اسلام میں عورتوں کے حقوق یا حقوق نسواں کا مکمل احاطہ کرنے کی سعی کی گئی ہے۔

دوسرے باب کا عنوان ''مغرب میں تانیثیت'' ہے۔جس کے تحت عالمی تناظر میں تانیثت کا جائزہ لیتے ہوئے مغربی مما لک میں تانیثی تحریک کے رجحان پر تفصیل سے گفتگو کی گئی ہے۔اس میں چار ذیلی عنوان قائم کیے گئے ہیں۔ پہلا ''فرانس میں تانیثی تحریک''۔دوسرا ''برطانیہ میں تانیثی تحریک''۔تیسرا ''امریکہ میں تانیثی تحریک''۔ چوتھا ''جرمنی میں تانیثی تحریک''۔اس باب میں ان مما لک میں بسنے والے ادیبوں، شاعروں اور نقادوں کی تحریروں کا پوری طرح سے احاطہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

تیسرا باب ''تانیثیت کے نظری مباحث ہندوستان میں مرحلہ بہ مرحلہ'' کے نام سے تحریر کیا گیا ہے۔اس باب کے تحت ہندوستان میں مختلف تحریکات کے زیر اثر تانیثیت کے آغاز وارتقاء کا جائزہ لیا گیا ہے۔ برصغیر میں رونما ہونے والے ان واقعات اور رجحانات کا تذکرہ کیا گیا ہے جنھوں نے تانیثی تحریک کے لیے راہ ہموار کی۔اس خطے میں آریوں کی آمد، مغلوں اور انگریزوں کی آمد اور اس کے بعد جنم لینے والی جدید تحریکات، تحریک تعلیم نسواں، اصلاحی تحریک، تحریک آزادی، ترقی پسند تحریک اور اس کے بعد کے حالات، حلقہ ارباب ذوق، جدیدیت اور مابعد جدید رجحانات، یہ تمام حالات و واقعات تانیثی نقطہ نظر سے عورت کی حیثیت اپنے طور پر کیسے طے کرتے ہیں ان سب کا احاطہ اس باب میں کیا گیا ہے۔

چوتھا باب ''ہندو پاک میں خواتین کی عملی تنقید میں تانیثی رجحان'' کے حوالے سے پیش کیا گیا ہے۔اس باب میں ہندو پاک کی ان اہم خواتین کو شامل کیا گیا ہے جنھوں نے تانیثی ادب یا نسائی ادب پر تنقیدیں لکھی ہیں۔ میں نے جن خواتین کو شامل کیا ہے ان کے نام، کشور ناہید، فہمیدہ ریاض، زاہدہ حنا، فاطمہ حسن، عقیلہ جاوید، یاسمین حمید، شہناز نبی، قمر جہاں، نسترن احسن فتیحی، عظمیٰ فرمان فاروقی، آمنہ تحسین، سیما صغیر، ارجمند آرا، عذرا عابدی، شبنم آرا، حمیرہ سعید وغیرہ ہیں۔

پانچواں باب ''ہندو پاک میں مرد ادیبوں کی عملی تنقید میں تانیثی رجحان'' کے تحت قلم بند کیا گیا ہے۔ یوں تو ہندو پاک کے بہت سے ادیبوں کی تنقید میں تانیثی رجحان موجود ہے لیکن سب کا مکمل اور تفصیل سے احاطہ کرنا ایک مشکل امر ہے۔اس لیے اس باب میں سب کا سرسری جائزہ لیتے ہوئے چند اہم ناقدین کا تفصیلی جائزہ پیش کیا گیا ہے جن میں شمس الرحمٰن فاروقی، گوپی چند نارنگ، عتیق اللہ، قاضی افضال حسین، ابو کلام قاسمی، صغیر افراہیم، مشتاق احمد وانی، سلیم اختر، پروفیسر وارث میر، انیس ناگی، ضمیر علی بدایونی، یاسر جواد، ناصر عباس نیر، ریاض صدیقی، محمود شیخ، عبدالعزیز ہاشمی، خواجہ عبدالمنتقم، وغیرہ کو شامل کیا گیا ہے۔

آخر میں ماحصل پیش کیا گیا ہے، جس میں تانیثی تنقید کے تمام ابواب کا اجمالی جائزہ پیش کرتے ہوئے تحقیق کے نتائج بیان کیے گئے ہیں۔مقالے کے آخر میں کتابیات شامل ہے جس کے تحت حوالہ جاتی کتب کی فہرست دی گئی ہے۔جن سے اس مقالے کی تکمیل میں براہ راست استفادہ کیا گیا ہے۔

غزالہ فاطمہ